جادو کی شرعی حیثیت

تحریر: پروفیسر ڈاکٹر محمد شعیب' شاہ عنایت قادری اکیڈمی'
نوری سٹریٹ نمبر A-1' امیر روڈ بلال گنج لاہور

جادو کا لغوی واصطلاحی مفہوم

لغت میں سحر سے مراد ہے دھوکا دینا' جادو کرنا' فریفتہ کرنا' جادو سے دل لبھانا' دور کرنا چاندی پر سونے کا گلٹ کرنا' وہ چیز جس کا ماخذ لطیف وباریک ہو۔ جھوٹ کو سچ بنا کر دکھانا' حیلہ بازی 'فساد' ہر وہ چیز جس کے حصول میں شیطانی تقریب سے مدد لی جائے۔ اس کی جمع "اسحار وسحور" ہے۔ السحر الکلامی' کلام کی رنگین بیانی جو دلوں پر گہرا اثر ڈال کر خیالات میں انقلاب پیدا کر دے اور جادو کا سا رنگ دکھائے۔ جادو کرنے والے کو ساحر' جادو کرنے والی کو ساحرہ اور جس پر جادو کیا جائے اسے مسحر کہا جاتا ہے۔(۱)

سحر ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو بہت لطیف اور باریک ہو اور ظاہر میں انسان کی نگاہوں سے اس کے اسباب پوشیدہ رہ جائیں۔ صبح کے اول وقت کو مخفی ہونے کی بناء پر ہی سحور کہا جاتا ہے اس رگ کو بھی سحر کہتے ہیں جو غذا کی جگہ ہے۔ ابو جہل نے بدر کے دن یہی کہا تھا کہ اس کی سحر یعنی رگ طعام مارے خوف کے پھول گئی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: میرے سحر و نحر کے درمیان رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی۔ نحر سے مراد سینہ اور سحر سے مراد رگ غذا ہے۔(۲)

صاحب ارشاد المقاصد کہتے ہیں کہ جادو ایک علم ہے جس سے انسان کو ایسے عجیب وغریب امور ظاہر کرنے کی باطنی صلاحیت حاصل ہوتی ہے جس کا سبب معلوم نہیں ہوتا۔

ابن عربیؒ کے مطابق جادو کے منتروں میں غیر اللہ کی عظمت بیان کر کے امور قدرت ودنیا کو اس کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ ایک اور تعریف اس طرح کی گئی ہے کہ جادو ایسا علم ہے جس سے انسان کی طبیعت میں تغیر لایا جاتا ہے اور اشیاء کی ماہیت بدلنا ممکن ہو جاتا ہے۔(۳)

میری رائے میں جادو سے مراد ہر ایسا فعل ہے جس میں شیطانی قوتوں' الہامی وغیر الہامی کلمات مابعد الطبعی علوم وفنون' حسد اور انسانی فطری باطنی خباثتوں کی بناء پر دوسرے کو مادی ذہنی وجسمانی نقصان پہنچانا مقصود ہو۔

سحر پھیپھڑے کو بھی کہتے ہیں یہی غذا کی رہ گزر ہے۔ پھیپھڑے کو عربی میں سحر اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ مخفی ہوتا ہے لیکن اس کی رگیں تمام انسانی اعضاء میں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ جنگ بدر کے موقعہ پر ابو جہل نے عتبہ کے بارے میں کہا تھا "انتفخ سحرہ" یعنی خوف سے اس کے پھیپھڑے پھول گئے۔ جیوتش اور نجوم بھی جادو کی ایک قسم ہے۔(۴) فرہنگ آصفیہ میں ہے :

سحر ' اسم مذکر ' جادو ' ٹونا ' افسوں ' طلسم

اٹھا گوسالہ زر ایک ہی افسوں میں واہ
سامری نے سحر سیکھا ہے تری تقریر کا (نسیم)

سحر سامری سے مراد وہ جادو جو سامری جادوگر کو معلوم تھا اور اس کے وسیلہ سے اس نے حضرت جبریل علیہ السلام کو پہچان کر منہ سے بولتا سونے چاندی کا گوسالہ بنایا تھا(۵)

اصطلاح میں جادو سے مراد ایسے اقوال و افعال کا انجام دینا ہے جو دین کے خلاف اور شرعی طریقوں کے منافی ہوں۔ جادوئی اقوال میں غیر اللہ کی عظمت بیان کی جاتی ہے اور کائنات کی تقدیر ان کے ساتھ منسلک کی جاتی ہے ۔لہذا جادو کبیرہ گناہوں میں سرفہرست ہے۔اس کی ایک صورت اعلانیہ ارتداد بن جاتی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص عظمت و کبریائی کو غیر اللہ سے منسوب کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے "من بدل دینہ فاقتلوہ" (۵)

علم حروف و جفر

علم حروف علم جفر کی ایک شاخ ہے۔ ابتداء میں کا مقصد نام سے فال نکالنا تھا۔اس علم نے بعض باطل فرقوں میں ساحرانہ شکل اختیار کرلی۔ابن خلدون نے اسے سیمیا کا نام دیا ہے جو عام طور پر سحر حلال (White Magic) کیلئے مستعمل ہے۔یہ علم اسماء الحسنی 'اسمائے ملائکہ اور حروف ھجا کے سری خواص پر مبنی ہے۔ جفری تعبیر میں تین بنیادی عناصر شامل ہیں :

(i) حساب الجمل (ii) حروف کے طبعی خواص کا علم (iii) حروف کے تجیمی قرانات

یہ فن طلسمات سے متعلق ہے۔ عربی حروف ھجاء کی سات سات حرفوں کے چار گرہوں میں تقسیم کی جاتی ہے جو بنیادی عناصر اربعہ کے مطابق ہیں۔ حروف کی عددی قیمت بھی معین کی گئی ہے۔اس نظام کا خلاصہ چار حرفی گروہ "ہ ی ق ش" میں موجود ہے۔الکمی کے اصول کے مطابق کسی لفظ کے مشمولہ حروف کے تجزیئے سے اس چیز کی کمیت و کیفیت معین کی جاسکتی

ہے جس پر وہ لفظ دلالت کرتا ہے۔ الہامی و غیر الہامی کتب مقدسہ کے سری خواص سے منسوب اسماء کو حروف میں توڑ کر حروف صحیحہ پر ایک پیچیدہ عمل کا اطلاق کیا جاتا ہے جو تجیمی، مقداری، وصفی، عددی اور کیمیائی اجزاء پر مبنی ہے۔ اس طرح حروف اور ان کی عددی قیمتوں کے درمیان تعلقات کا ایک سلسلہ قائم ہو جاتا ہے جس کا اثر حروف کے ایک گروہ سے دوسرے تک پہنچتا ہے ہے چار عناصر میں منقسم ہونے کی بناء پر کہانت اور سحر میں آتشی حروف ان سب مضرتوں کو دفع کرتے ہیں جن کا تعلق سردی سے ہو اور جہاں ضرورت ہو وہاں گرمی کے اثر کو زیادہ کر دیتے ہیں چاہے یہ تجیمی سطح پر ہو یا طبیعی سطح پر مثلاً کسی جنگ کے دوران یہ ممکن ہے کہ آتشی حروف کی کیمیائی ترکیب سے مریخ کے اثر کو بڑھا دیا جائے اسی طرح آبی حروف کو ان سب خرابیوں کی پیش گوئی اور مدافعت کیلئے استعمال کیا جاتا ہے جن کا تعلق گرمی سے ہو مثلاً بخار کی اقسام اور سردی کی شدت میں اضافہ کرنے کیلئے جہاں اس کی ضرورت ہو مثلاً ان کی بدولت چاند کے اثرات کو غالب بنایا جاسکتا ہے۔

علم حروف سے تین نتائج اخذ کئے گئے ہیں :

۱۔ جفری تعبیر کی تکمیل کا منبع ان ارواح کا اجتماع ہے جو کرہ ہائے سماوی اور ستاروں کی نگران ہیں

۲۔ حروف کی فطرت اور ان کے سری خواص ان اسماء میں آجاتے ہیں جو ان میں سے بنتے ہیں۔

۳۔ اسماء مخلوقات کی روحانی یا باطنی خاصیتوں کو ان کی زندگی کے مختلف ادوار میں ظاہر کرتے ہیں

اس طرح ان اسرار کی پردہ کشائی کر سکتے ہیں۔ لہذا وہ کامل ارواح کو ایک ایسی قوت بہم پہنچاتے ہیں جس کے ذریعے وہ فطرت پر اثر انداز ہو کر اس کے ماضی حال اور مستقبل میں راز معلوم کرنے پر قادر ہو سکیں۔ (۷)

سحر احمر وہ ہے جو خیال و تصور میں ودیعت رکھا گیا ہے اور حق میں باطل اور فریب کے حجابوں اور پردوں میں مستور ہے۔ یہ زیاں کاری کی معراج ہے اور شیطان کی راہ ہے اور شیطان کی راہ ہے جو ضلالت و خذلان کے آخری مقام تک پہنچاتی ہے۔ (۸)

علامہ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں :

ایک گروہ نے قرآن کریم کی ان واضح آیات میں نظر کی جن کے اندر رات، دن، چاند، سورج، منازل شمس و قمر، نجوم اور بروج کی اعلیٰ حکمتوں پر دلالت موجود ہے۔ (۹)

قرآنی سورتوں کے تضاعیف میں ایسی آیات ملتی ہیں جن میں آسمانوں اور زمینوں کے

ملکوت اور عالم علوی و سفلی میں پھیلائی ہوئی مخلوق کا ذکر کیا گیا ہے۔(۱۰)
شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں :

"وكان الناس قبل النبي ﷺ يتمسكون في امراضهم وعاهاتهم بالطب والرقى وفي تقدمة المعرفة بالفال والطيرة والخط وهو الرمل والكهانة والنجوم وتعبير الرويا وكان في بعض ذلك مالا ينبغي 'فنهى عنه النبي ﷺ واباح الباقي"(۱۱)

(نبی اکرم ﷺ سے قبل لوگ اپنے امراض اور اپنے مصائب میں طب اور منتر سے کام لیا کرتے تھے اور کسی امر کے بارے میں جاننے کیلئے فال اور شگون اور خطوط سے کام لیا کرتے تھے۔ یہ رمل اور کہانت اور نجوم اور خوابوں کی تعبیر بتلانا ہے اور ان کے اندر بعض ناسزاوار امور تھے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ان سے منع فرمادیا لیکن باقی کو مباح کہا)

منتر کی حقیقت ایسے کلمات کا استعمال کرنا ہے جن کا عالم مثال میں تحقق اور اثر ہے۔(۱۲)

بہت سی احادیث سے جنات اور ان کا عالم میں منتشر رہنا' عدوی کا پایا جانا اور عورت' گھوڑے اور مکان میں نحوست کا پایا جانا ثابت ہے۔(۱۳)

جس طرح جنین کے اندر ماں باپ کی طرف سے قوت نفسانیہ حاصل ہوتی ہے اور عناصر ثلثہ کو آسمان و زمین کے ساتھ ویسی ہی نسبت ہے جیسی جنین کو ماں باپ سے ہوتی ہے۔ لہذا یہ قوت عالم کو صورت حیوانیہ بعد ازاں صورت انسانیہ کے فائض ہونے کیلئے آمادہ کرتی ہے۔ اتصالات فلکیہ کے اعتبار سے ان قوی کا حلول کئی اقسام کا ہوتا ہے۔ ہر قسم مختلف خواص رکھتی ہے۔ اس علم پر غور کرنے سے بعض لوگوں کو ستاروں کا علم حاصل ہو گیا جس کی بناء پر انہیں آنے والے واقعات کا علم ہونے لگا۔ اس علم سے مستفید ہونے والے اس کے اچھے نتائج کو خدا کی بجائے ستاروں سے منسوب کرتے ہیں جس کی بناء پر تقدیر الٰہی سے انکار اور عدم ایمان و شریعت کے عقائد مضبوط ہوتے ہیں۔ لہذا اس علم کو نیست و نابود کرنا اور اس کی تعلیم و تربیت کی ممانعت ناگزیر ہو گئی اور یہ امر ظاہر کر دیا گیا کہ جس نے علم نجوم میں سے کچھ حاصل کیا اس نے جادو کا ایک شعبہ حاصل کیا جس قدر زیادہ سیکھے گا اسی قدر وبال زیادہ ہوگا۔(۱۴)

بعض باتیں تجربہ' غور و فکر اور رصد سے ثابت ہوتی ہیں۔ ہر نوع سے متعلقہ طبائع اسی

کے ساتھ مخصوص ہوتی ہیں جیسے حرارت، برودت، رطوبت اور یبوست جن سے امراض کے دفع کرنے کا کام لیا جاتا ہے اسی طرح افلاک اور کواکب کے طبائع ہیں جس طرح آفتاب کیلئے حرارت اور چاند کیلئے رطوبت۔ لہذا جب وہ ستارہ اپنے محل میں گزرتا ہے تو اس کی قوت زمین میں ظاہر ہوتی ہے۔ جادوگروں میں استادی شاگردی کا سلسلہ چلتا ہے۔

جادو کا آغاز

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمانؑ کے پاس ایک انگوٹھی تھی جب آپ پاخانہ جاتے تو اپنی زوجہ حضرت جرادہ کو وہ انگوٹھی دے جاتے۔ جب حضرت سلیمانؑ کی آزمائش کا وقت آیا تو ایک شیطان جن نے آپ کا روپ دھار کر آپ کی بیوی سے وہ انگوٹھی حاصل کر لی اس نے پہن لی اور تخت سلیمانی پر بیٹھ کر حکومت کرنے لگا۔ ادھر جب حضرت سلیمانؑ نے بیوی سے انگوٹھی طلب کی تو انہوں نے جواب دیا تو جھوٹا ہے۔ انگوٹھی تو حضرت سلیمانؑ لے گئے۔ حضرت سلیمانؑ سمجھ گئے کہ یہ خدا کی طرف سے آزمائش ہے۔ ان دنوں میں شیاطین نے جادو، نجوم، کہانت، شعر و اشعار اور غیب کی جھوٹی سچی خبروں کی کتابیں تصنیف و تالیف کر کے حضرت سلیمانؑ کی کرسی کے نیچے دفن کر دیں۔ حضرت سلیمانؑ کی آزمائش کا زمانہ ختم ہوا۔ آپؑ تخت و تاج کے مالک ہوئے۔ آپ کی طبعی رحلت کے بعد شیاطین نے انسانوں سے کہنا شروع کیا کہ حضرت سلیمانؑ کا خزانہ اور کتب جن کی مدد سے حضرت سلیمان جنات اور ہواؤں پر حکومت کرتے تھے ان کی کرسی کے نیچے دفن ہیں۔ جنات اس کرسی کے پاس نہیں جا سکتے تھے۔ لہذا انسانوں نے اس کرسی کی جگہ کو کھودا تو کتب برآمد ہوئیں۔ لوگ حضرت سلیمانؑ کی نبوت کے انکاری ہو کر آپ کی حکومت کا سبب یہ کتب قرار دینے لگے۔ آپؑ کو جادوگر کہا جانے لگا۔ نبی کریم ﷺ نے اس بات کی عقدہ کشائی کی۔ (۱۵) اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ" (۱۶)

(سلیمانؑ نے یہ کفر نہیں کیا بلکہ یہ کفر شیاطین کا تھا جو لوگوں کو جادو سکھاتے تھے)

یہ کتب جادو کے فروغ کا ایک سبب بنیں۔ امام ابن جریرؒ فرماتے ہیں کہ ہاروت و ماروت دو فرشتے ہیں جنہیں خدا نے زمین کی طرف اتارا ہے۔ اپنے بندوں کی آزمائش اور امتحان کیلئے انہیں جادو کی تعلیم کی اجازت دی ہے۔ چنانچہ ہاروت و ماروت حکم خداوندی کو بجا لا رہے ہیں۔ (۱۷)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمؑ کو جب اللہ تعالیٰ نے زمین پر اتارا ان کی اولاد پھیلی

اور زمین میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہونے لگی تب فرشتوں نے کہا دیکھو یہ کس قدر بد' نافرمان اور سرکش لوگ ہیں۔ اگر ان کی جگہ ہم ہوتے تو ہرگز خدا کی نافرمانی نہ کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم اپنے میں سے دو فرشتوں کو چن لو میں ان میں نفسانی خواہشات پیدا کر کے زمین پر بھیجتا ہوں۔ پھر دیکھتا ہوں کہ ان کا عمل کیسا ہے۔ انہوں نے ہاروت و ماروت کو منتخب کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان ملائکہ میں انسانی طبیعت پیدا کی اور فرمایا دیکھو انسانوں کو میں انبیاء کی معرفت اپنے احکام پہنچاتا ہوں لیکن تم سے بلاواسطہ خود کہہ رہا ہوں کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا' زنا نہ کرنا' شراب نہ پینا۔ اب یہ دونوں زمین پر اترے تو ان کی آزمائش کیلئے زہرہ ستارے کو حسین و جمیل عورت کے روپ میں ان کے پاس بھیجا۔ زہرہ کے حسن و آتش جوانی دیکھ کر ان کے دل میں اس سے زنا کی خواہش پیدا ہوئی اور اس سے زنا کرنا چاہا۔ اس نے شرط لگائی کہ شرک کرو تو میں منظور کرتی ہوں۔ انہوں نے کہا یہ ہم نہیں کر سکتے وہ چلی گئی پھر آ کر کہنے لگی اس بچے کو قتل کر ڈالو تو مجھے تمہاری خواہش پوری کرنی منظور ہے۔ انہوں نے اسے بھی نہ مانا۔ اس نے پھر آ کر کہا یہ شراب پی لو تو منظور ہے۔ انہوں نے ہلکا گناہ سمجھ کر اسے منظور کر لیا۔ اب نشہ میں مست و متوالا ہو کر انہوں نے زناکاری بھی کی اور اس بچے کو بھی قتل کر ڈالا۔ جب نشہ اترا تو اس عورت نے کہا جن جن کاموں کا تم نے پہلے انکار کیا تم وہ سب کر چکے ہو۔ تب یہ نادم و پریشان ہوئے۔ انہیں عذاب دنیا یا عذاب آخرت کے اختیار کرنے کی اجازت دی گئی تو انہوں نے دنیا کے عذاب پسند کیئے۔

ایک اور روایت یہ بھی ہے کہ اس واقعہ سے پہلے ملائکہ صرف اہل ایمان کی بخشش کی دعا مانگتے تھے لیکن اس کے بعد تمام اہل زمین کیلئے دعا شروع کر دی۔ بعض روایات میں ہے کہ جب ان دونوں ملائکہ سے یہ نافرمانیاں سرزد ہوئیں تب دوسرے فرشتوں نے اقرار کر لیا کہ بنی آدم جو اللہ تعالیٰ سے دور ہیں اور بغیر دیکھے ایمان لاتے ہیں ان سے خطاؤں کا سرزد ہو جانا کوئی ایسی انوکھی چیز نہیں۔ ان دونوں فرشتوں نے دنیا کے عذاب اس لئے پسند کیئے کہ یہ فنا ہو جانے والے ہیں جبکہ آخرت کا عذاب دائمی ہے۔ انہیں بابل میں عذاب ہو رہا ہے۔ ابن جریرؒ نے حضرت عائشہؓ کی روایت سے دومۃ الجندل کی ایک عورت کا واقعہ بھی بیان کیا ہے۔ (۱۸)

مفتی محمد شفیع "معارف القرآن" میں بیان کرتے ہیں:

"ایک زمانے میں دنیا اور خصوصاً بابل میں جادو کا بہت چرچا تھا اور اس کے عجیب اثرات کو دیکھ کر

جاہلوں کو اس کی حقیقت اور انبیاء کرام کے معجزات کی حقیقت میں اختلاط و اشتباہ ہونے لگا اور بعض لوگ جادوگروں کو مقدس اور قابل اتباع سمجھنے لگے اور بعض لوگ جادو کو نیک کام سمجھ کر اس کو سیکھنے اور اس پر عمل کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے اس اشتباہ اور غلطی کے رفع کرنے کیلئے بابل میں دو فرشتے ہاروت و ماروت نامی اس کام کیلئے بھیجے کہ لوگوں کو سحر کی حقیقت اور اس کے شعبوں سے مطلع کردیں تاکہ اشتباہ جاتا رہے اور جادو پر عمل کرنے 'نیز جادوگروں کے اتباع کرنے سے اجتناب کر سکیں۔ انہوں نے لوگوں کو جادو کے اصول و فروع سکھلائے تاکہ وہ جادو کے اثرات سے بچ سکیں لیکن لوگوں نے جادو سے برے نتائج حاصل کرنے شروع کر دیئے" (۱۹)

بخاری شریف میں حضرت عائشہؓ سے ایک روایت بیان کی گئی ہے کہ کچھ لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے کاہنوں کے متعلق پوچھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کی کوئی بنیاد نہیں۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ بعض اوقات وہ ہمیں ایسی چیزیں بتلا دیتے ہیں جو صحیح ہو جاتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ کلمہ حق ہوتا ہے اسے کاہن کسی جن سے حاصل کرتا ہے وہ جن اپنے دوست کاہن کے کان میں ڈال جاتا ہے (کسی طرح فرشتوں کی باتیں سن کر) اور پھر یہ کاہن اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا کر بیان کرتے ہیں۔ (۲۰)

انبیاء کرام پر جادو کا اثر

جادو کے برحق و مؤثر ہونے کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ جلیل القدر انبیائے کرام پر جادو کا اثر قرآن و سنت سے ثابت ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

"فَاَوْجَسَ فِیْ نَفْسِهٖ خِیْفَةً مُّوْسٰی" (۲۱)

یوم نوروز جب فرعون کے جادوگروں نے میدان میں اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں تو وہ سانپوں کی شکل اختیار کر کے میدان میں بھاگنے لگیں۔ لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر کے انہیں خوفزدہ کر دیا تو موسیٰ علیہ السلام اپنے دل ہی دل میں ڈرنے لگے۔

سید ابوالاعلی مودودیؒ "رسائل و مسائل" میں بیان کرتے ہیں:

"جادوگروں نے لاٹھیوں اور رسیوں کے جو سانپ بنائے تھے۔ وہ حقیقت میں سانپ نہیں بن گئے تھے مگر اس مجمع نے جو وہاں موجود تھا یہی محسوس کیا کہ یہ لاٹھیاں اور رسیاں سانپوں میں تبدیل ہو گئی ہیں حتی کہ خود حضرت موسیٰ کی آنکھیں بھی پیغمبر ہونے کے باوجود اس قدر مسحور ہو گئیں کہ انہوں نے بھی انہیں سانپ ہی دیکھا" (۲۲)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

"قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی۔ وَاَلْقِ مَا فِیْ یَمِیْنِکَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا کَیْدُ سٰحِرٍ۔ وَلَا یُفْلِحُ السّٰحِرُ حَیْثُ اَتٰی "(۲۳)

ہم نے فرمایا کچھ خوف نہ کر یقیناً تو ہی غالب رہے گا۔ حضرت موسیٰؑ نے بحکم خداوندی اپنا عصا میدان میں ڈالا جس نے ایک بہت بڑے اژدہے کا روپ دھار کر میدان میں موجود تمام جادوگروں کے کرتبوں کو ہڑپ کر لیا۔ یہ دیکھ کر فرعون کے تمام جادوگروں نے دین اسلام قبول کر لیا۔ جس پر فرعون نے ان تمام کے ہاتھ پاؤں الٹی جانب سے کٹوا کر انہیں کھجور کے تنوں پر سولی دے دی۔

سراج الانبیاء رحمۃ للعالمین، خاتم النبین، امام الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ پر بھی جادو کیا گیا۔ امام بخاری روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے محمد بن متنبی نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن ھشام نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے باپ نے اور ان کو حضرت عائشہؓ نے بتایا کہ :

"ان النبی ﷺ سحر حتی کان یخیل الیہ انہ صنع شئی ولم یصنعہ"

دوسری روایت میں حدیث کے الفاظ ہیں :

"ان النبی ﷺ قد سحر، وانہ کان یخیل الیہ ان یفعل الشئی ولم یفعل"(۲۴)

امام بخاریؒ فرماتے ہیں :

مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابن عینیہ سے سنا کہا کہ سب سے پہلے یہ حدیث ہم سے ابن جریج نے بیان کی۔ وہ بیان کرتے تھے کہ مجھ سے یہ حدیث آل عروہ نے عروہ کے واسطہ سے بیان کی۔ اس لئے میں نے ہشام سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے ہم سے اپنے والد عروہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ ان سے عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کر دیا گیا تھا اور اس جادو کا آپ ﷺ کی ذات گرامی پر یہ اثر ہوا کہ آپ ﷺ کو خیال ہوتا کہ آپ ﷺ نے ازواج مطہرات میں سے کسی کے ساتھ ہم بستری کی ہے حالانکہ آپ ﷺ نے کی نہیں ہوتی۔ سفیان نے بیان کیا کہ جادو کی یہ سب سے سخت قسم ہے۔ جب اس کا یہ اثر ہوا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا عائشہؓ تمہیں معلوم ہے اللہ تعالیٰ سے جو بات میں نے پوچھی تھی اس نے مجھے اس کا جواب دے دیا۔ میرے پاس دو فرشتے آئے۔ ایک میرے سر کے پاس کھڑا ہو گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس جو فرشتہ میرے سر کے پاس

کھڑا تھا اس نے کہا کہ ان صاحب ﷺ کا کیا حال ہے۔ دوسرے نے کہا کہ ان پر جادو کر دیا گیا ہے۔ پوچھا کہ کس نے ان صاحب ﷺ پر جادو کیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے' یہ یہودیوں کے حلیف بنی زرلق کا ایک فرد تھا اور منافق تھا۔ سوال کیا کہ کس چیز میں کیا ہے۔ جواب دیا کہ کنگھے اور بال میں پوچھا جادو کہاں ہے جواب دیا کہ نر کھجور کے خوشے میں جو ذروان کے کنوئیں کے اندر رکھے ہوئے پتھر کے نیچے ہے۔ بیان کیا ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے اس کنوئیں پر اور اس کے اندر سے جادو نکالا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہی کنواں مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا اس کا پانی مہندی کے عرق جیسا تھا اور اس کے کھجور کے درختوں کے سر شیطانوں کے سروں جیسے تھے۔ بیان کیا کہ پھر وہ جادو کنوئیں میں سے نکالا گیا۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے کہا آپ ﷺ نے اس جادو کو کھولا کیوں نہیں۔ فرمایا ہاں واللہ' اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی اور میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ کسی اور شخص کو کسی برائی میں مبتلا کر دوں۔ (۲۵)

نبی کریم ﷺ کیلئے اللہ تعالیٰ نے بے شمار صفات حسنہ وخوبیوں کو بیان کرتے ہوئے ان کے بارے میں فرمایا ہے:

"وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ" (۲۶)

اسی بناء پر نبی کریم ﷺ نے یہ گوارا نہیں کیا کہ کسی دوسرے فرد پر اس جادو کی کوئی تکلیف پہنچے۔ لہذا آپ ﷺ نے اس کو کنوئیں میں سے نکال کر زمین میں دبادیا۔

یہ بات مد نظر رہے کہ جادو ایک انسانی عارضی کیفیت ہے جو انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو پیش آجاتی ہے۔ لہذا یہ انبیاء کرام کے معصوم و محفوظ ہونے کے منافی نہیں ہے۔

عبدالرزاق نے ابن مسیّب سے اور انہوں نے عروہ بن زبیرؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ پر جس جادو کا ذکر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اس جادو کے اثر سے نبی کریم ﷺ حضرت عائشہؓ کے پاس نہیں گئے جبکہ آپ ﷺ یہ خیال کرتے تھے کہ جا چکے ہیں۔ آپ ﷺ کو اپنی زوجہ محترمہ حضرت عائشہؓ کے پاس جانے میں رکاوٹ ہوئی۔ اس طرح کا عمل اس وقت لوگوں میں عام تھا۔ اسے اصطلاح میں "مرد کو باندھنا" کہتے ہیں ورنہ نبی کی فراست کسی بھی طرح کے اثر سے خواہ وہ وقتی طور پر ہو پاک ہے۔ (۲۷)

انبیاء ورسل کو ایسے امور کا پیش آنا آزمائش' آگاہی اور شریعت سازی کیلئے ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ پر ہونے والے جادو کا اثر آپ ﷺ کی عقل و فہم اور وحی پر جس کی تبلیغ آپ ﷺ

امت کو فرماتے تھے۔ نہیں ہوا۔ ان احکام شریعت پر بھی اس کا اثر نہیں ہوا جو آپ ﷺ اپنی امت کیلئے بیان کرتے تھے۔ اس کا عارضی اثر جسم پر ہوا جس طرح انبیاء کرام پر دوسرے بشری عارضوں کا ہوتا ہے۔ یہ اثر نبی کریم ﷺ کے پاک از خطا ہونے کے منافی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کے ذریعے آپ ﷺ کو جادو کی تمام حقیقت سے آگاہ فرمادیا۔ اس طرح جادوگر کا مقصد پورا نہ ہو سکا اور نہ ہی نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس کو نقصان پہنچانے کا کسی کا مقصد پورا ہو سکتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

"وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاس"(۲۸)

(اے نبی ﷺ آپ کو لوگوں کی شرارت سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے گا)

"وَاَیُّوبَ اِذْنَادٰی رَبَّہٗ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّوَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔
فَاسْتَجَبْنَالَہٗ فَکَشَفْنَامَابِہٖ مِنْ ضُرٍّ"(۲۹)

(جب ایوبؑ نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھ پر مشکل آپڑی ہے اور تو مہربانوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ پس ہم نے اس کی درخواست کو قبول کیا اور جس مصیبت میں مبتلا تھا وہ دور کر دی۔)

ارشاد خداوندی ہے:

"وَنُوْحًااِذْ نَادٰی مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَالَہٗ فَنَجَّیْنٰہُ وَاَھْلَہٗ مِنَ الْکَرْبِ الْعَظِیْمِ"(۳۰)

(یعنی اس سے پہلے نوح نے جب آواز دی تو ہم نے اسے شرف قبولیت بخشا۔ اسے اور اس کی بیوی کو اس سخت مصیبت سے نجات دی۔)

مفتی محمد شفیعؒ "معارف القرآن" میں بیان کرتے ہیں:

"انبیاء پر بھی جادو کا اثر ہو سکتا ہے۔ سحر درحقیقت اسباب طبعیہ ہی کا اثر ہوتا ہے اور انبیاء علیہم السلام اسباب طبعیہ کے اثرات سے متاثر ہوتے ہیں۔ یہ تاثر شان نبوت کے خلاف نہیں جیسے ان کا بھوک پیاس سے متاثر ہونا، بیماری میں مبتلا ہونا اور شفاء پانا۔ ظاہری اسباب سے سب جانتے ہیں۔ اسی طرح جادو کے باطنی اسباب سے بھی انبیاء علیھم السلام متاثر ہو سکتے ہیں اور یہ تاثر شان نبوت کے منافی نہیں ہے"(۳۱)

رسائل و مسائل میں بیان کیا گیا ہے:

"جادو قلب ماہیت نہیں کرتا بلکہ ایک خاص قسم کا نفسیاتی اثر ڈال کر آدمی کے حواس کو متاثر کر دیتا ہے۔ جادو کی یہ تاثیر عام انسانوں پر ہی نہیں انبیاء پر بھی ہو سکتی ہے۔ اگرچہ اس ذریعہ سے کوئی

جادوگر کسی نبی کو شکست نہیں دے سکتا نہ اس کے مشن کو فیل کر سکتا ہے۔ نہ اسے اس حد تک متاثر کر سکتا ہے کہ وہ جادو کے زیر اثر آکر منصب نبوت کے خلاف کوئی کام کر جائے لیکن بجائے خود یہ بات کہ ایک نبی پر جادو کا اثر ہو سکتا ہے خود قرآن مجید سے ثابت ہے۔(۳۲)

"مَاضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَاغَوٰی۔ وَمَایَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ۔اِنْ هُوَاِلَّاوَحْیٌ یُّوْحٰی "(۳۳)

(تمہارے رفیق ﷺ نہ رستہ بھولے ہیں اور نہ بھٹکے ہیں خواہش نفس سے کچھ نہیں کہتے۔ ان کا ارشاد سب وحی ہے جو ان پر نازل ہوئی۔)

اسی طرح اللہ کا فرمانا کہ ہم آپ ﷺ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھیں گے(۳۴)

ارشاد خداوندی ہے :

"وماآتکم الرسول فخذوہ ومانھکم عنه فانتھوا"(۳۵)

(محمد ﷺ جو چیز تم کو دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔)

"وَلَوْلَافَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ وَرَحْمَتُه، لَھَمَّتْ طَائِفَةٌمِنْھُمْ اَنْ یُضِلُّوْکَ وَمَایُضِلُّوْنَ اِلَّااَنْفُسَھُمْ وَمَایَضُرُّوْنَکَ مِنْ شَیْئٍ "(۳۶)

(اگر اللہ کا فضل وکرم تم پر نہ ہوتا تو ان لوگوں کا ایک گروہ تمہیں غلط راہ پر ڈال دیتا لیکن وہ تو خود ہی گمراہ ہیں وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے)

قرآن پاک کی آیات 'نبی کریم ﷺ کے اقوال وارشادات برحق ہونے 'ان کی صداقت مسلمہ ہونے اور ان کی عقل خطا سے محفوظ ہونے پر شاہد ہیں۔

راویان حدیث متفق ہیں کہ اس جادو نے نبی کریم ﷺ کی عقل وفراست پر کوئی اثر نہیں ڈالا۔ ان کے جسم اور بصارت پر ایسا ہی اثر ہوا جیسا دوسرے جسمانی امراض کا ہوتا ہے۔

اصحاب روایت اس امر پر اتفاق کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اس مرض سحر کے دوران نیکی 'سچائی اور امر حق کے سوا کچھ نہیں فرمایا۔ یہاں تک کہ عادی امور میں بھی آپ کے تصورات اور خیالات وہی ہوتے تھے جو بالعموم نفس پر طاری ہوتے ہیں لیکن ہنوز وہ دل میں ہی ہوتے تھے کہ صحیح بات اور امر واقع کا انکشاف ہو جاتا اور تب بیان فرمادیتے تھے تمام عمر اس کے خلاف کبھی نہیں ہوا نہ اس مرض میں اور نہ کسی اور مرض میں۔

حدیث سے بھی یہ ثابت ہے کہ جادو کا اثر صرف جسد مبارک پر ہوا۔ آپ ﷺ کسی شئے کی بابت خیال کرتے کہ یہ ایسی ہے لیکن اس کے بعد فوراً ہی اس شئے کی اصلیت معلوم ہو جاتی

تھی۔ جادو کا اثر جسم اور ظاہر اعضاء پر تھا۔ آپ ﷺ کی سوجھ بوجھ پر نہ تھا۔ (۳۷)

جادوگر کی سزا

حضرت حسن بصریؒ کا قول ہے کہ جادو حضرت سلیمانؑ سے پہلے بھی تھا اور یہ بالکل سچ ہے۔ ابن جریجؒ فرماتے ہیں کافر کے علاوہ اور کوئی جادو سیکھنے کی جرأت نہیں کرتا۔ حضرت امام احمدؒ اور سلف صالحین کی ایک جماعت بھی جادو سیکھنے والے کو کافر کہتی ہے۔ بعض کافر نہیں کہتے لیکن فرماتے ہیں کہ جادوگر کو قتل کر دیا جائے۔

ابن عبیدؒ کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ نے فرمان جاری کیا کہ ہر جادوگر مرد و عورت کو قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ ہم نے تین جادوگروں کو قتل کیا۔

ام المؤمنین حضرت حفصہؓ پر ان کی ایک لونڈی نے جادو کیا جس پر اسے قتل کیا گیا۔

امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے مطابق تین صحابہؓ سے جادوگر کے قتل کا فتویٰ ثابت ہے۔ نبی کریم ﷺ کا حکم ہے جادوگر کی حد تلوار سے قتل کر دینا ہے۔ اسی طرح حدیث مبارکہ میں ہے جو شخص کسی جادوگر یا کاہن کے پاس جائے وہ کافر ہوا۔ ایک اور حدیث میں ہے جس نے گرہ دی اور اس میں پھونکا اس نے جادو کیا۔

امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبلؒ جادو سیکھنے والے اور اسے استعمال میں لانے والے کو کافر بتلاتے ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے بعض شاگردوں کا قول ہے۔ اگر جادو کو بچاؤ کیلئے سیکھے تو کافر نہیں ہوتا البتہ جو اس پر اعتقاد رکھے اور اسے نفع دینے والا سمجھے وہ کافر ہے۔ اسی طرح اگر کوئی یہ خیال کرے کہ شیاطین یہ کام کرتے ہیں اور اتنی قدرت رکھتے ہیں وہ بھی کافر ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ جادوگر سے پوچھا جائے اگر وہ بابل والوں کا عقیدہ رکھتا ہے اور سات سیارہ ستاروں کو تاثیر پیدا کرنے والا جانتا ہے تو کافر ہے اگر ایسا نہ ہو اور جادو کو جائز جانتا ہو تو بھی کافر ہے۔ امام مالکؒ اور امام احمدؒ کا ایک قول یہ بھی ہے کہ جادوگر نے جب جادو کیا اور جادو کو استعمال میں لایا اسے وہیں قتل کر دیا جائے۔

امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ فرماتے ہیں جب تک بار بار نہ کرے یا کسی مسحور شخص کے بارے میں خود اقرار نہ کرے تب تک قتل نہ کیا جائے۔ تینوں آئمہ کرامؒ کے نزدیک جادوگر کا قتل حد کی بناء پر ہے جبکہ امام شافعیؒ کے نزدیک بوجہ قصاص کے ہے۔ امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ اور ایک مشہور قول میں امام احمدؒ کا فرمان ہے کہ جادوگر سے توبہ بھی نہ کرائی جائے۔ اس کی توبہ سے اس پر

سے حد نہیں ہٹے گی۔ امام ابو حنیفہؒ کے مطابق اہل کتاب کا جادوگر بھی قتل کر دیا جائے گا۔ زہریؒ کا قول ہے مسلمان جادوگر قتل کر دیا جائے۔ مشرک قتل نہ کیا جائے اگر کوئی مسلمان عورت جادوگرنی ہو تو اس کے بارے میں امام ابو حنیفہؒ کی رائے ہے کہ اسے قید کر دیا جائے جبکہ تینوں آئمہ کرامؒ کہتے ہیں کہ عورت کو بھی مرد کی طرح قتل کر دیا جائے۔ (۳۸)

اگر ذمی کے جادو سے کوئی مر جائے تو ذمی واجب القتل ہے۔ یہ بھی آپ سے مروی ہے کہ پہلے اسے توبہ کیلئے کہا جائے اور اگر وہ توبہ کرنے کے بعد اسلام قبول کرے تو خیر ورنہ قتل کر دیا جائے۔ ایک روایت کے مطابق اگر اسلام قبول کر لے تب بھی اسے قتل کر دیا جائے۔

چاروں آئمہ کرامؒ کے مطابق جس جادوگر کے جادو میں شرکیہ الفاظ ہوں وہ کافر ہے۔ امام مالکؒ کے مطابق اگر اس پر غلبہ حاصل کرنے کے بعد اس نے توبہ کی تو اس کی توبہ نہیں جس طرح زندیق اگر اس سے پہلے توبہ کر لے تو قبول ہو گی اگر اس کے جادو سے کوئی مر گیا تو ہر حال میں اسے قتل کر دیا جائے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر وہ یہ کہے کہ میں نے مار ڈالنے کیلئے اس پر جادو نہیں کیا تو اس سے قتل خطا کی دیت لے لی جائے۔

حضرت سعید بن میسّب نے جادوگر سے اس کے جادو کو اتروانے کی اجازت دی ہے۔ شعبی کے نزدیک بھی اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن حسن بصریؒ کے نزدیک یہ مکروہ فعل ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ کا قول ہے "اقتلوا کل ساحر وکاہن" "ہر ساحر اور کاہن کو قتل کر دو"

حنفیہ، مالکیہ اور حنابلہ کہتے ہیں کہ جادو کی تعلیم اور جادو کا عمل کرنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے خواہ اس کے فعل حرام ہونے کا عقیدہ ہو یا نہ ہو۔ حاکم کو ایسے شخص کو قتل کر دینا چاہیئے۔ جیسا کہ حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ نیز جندب بن عبداللہ، حبیب بن کعب، قیس بن سعد اور عمر بن عبدالعزیز رضوان اللہ علیہم سے روایت ہے کہ ان اصحاب نے جادوگر کو توبہ کا موقع دیئے بغیر قتل کر دیا۔ شیخ ابو بکر رازی "احکام القرآن" میں مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں۔

"حد الساحر ضربہ بالسیف"

امام نوویؒ کا کہنا ہے کہ جادو حرام ہے بالاتفاق گناہ کبیرہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے جادو کو سات موبقات میں شمار فرمایا ہے۔

اگر جادو ایسے اقوال و افعال پر مشتمل ہے جو شریعت کے خلاف اور موجب کفر ہیں تو

اس کے نتائج سے قطع نظر وہ کفر ہے اگر وہ اقوال وافعال حرام ہیں تو ایسا عمل سحر حرام ہوگا لیکن اگر وہ عمل جائز ہے تو اس جادو کے اثر کو دیکھنا ہوگا۔ اگر اس کا نتیجہ حرام ہے تو وہ جادو بھی حرام ہوگا ورنہ نہیں۔ جادو میں بعض اعمال کفر ہیں۔ بعض اعمال ایسے ہیں جو کفر نہیں لیکن گناہ کبیرہ ہیں۔ اگر جادو کے عمل میں کوئی قول یا عمل کافرانہ ہو تو جادوگر کافر ہے ورنہ نہیں۔ (۳۹)

جادو کی اقسام

علماء کرام نے جادو کی مندرجہ ذیل اقسام بیان کی ہیں :

۱۔ ایک جادو ستارہ پرست فرقہ کا ہے۔ سات ستاروں اور سیاروں کی طرف بھلائی و برائی منسوب کرتے ہوئے ان کی طرف خطاب کر کے مخصوص الفاظ پڑھے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان ستاروں سیاروں کو مخصوص اثرات و خصوصیات سے نوازا ہے۔ جن کی بناء پر نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔

ارشاد خداوندی ہے :

فنظرنظرة في النجوم فقال اني سقيم۔ فتولوا عنه مدبرين (۴۰)

اسی قوم کی طرف حضرت ابراہیمؑ کی بعثت ہوئی تھی۔ (۴۱) اس قسم کے جادو کو فلکیات، ملائکہ سے ربط اور آسمان کی گردش سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ امام رازیؒ نے اس فن میں ایک کتاب بعنوان "السر المكتوم في مخاطبة الشمس والنجوم" تصنیف کی ہے۔

۲۔ دوسرا جادو قوی نفس اور قوت واہمہ والے لوگوں کا ہے۔ وہم اور خیال کا بہت اثر ہوتا ہے۔ حکماء واطباء نے مرعوف شخص کو سرخ چیزیں دیکھنے کی ممانعت کی ہے اور مرگی والوں کو زیادہ روشنی والی اور تیز حرکت کرنے والی چیزوں کے دیکھنے سے منع کیا ہے۔ صحیح حدیث میں ہے کہ نظر کا لگنا حق ہے۔ اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت کرنے والی ہوتی تو نظر ہوتی۔

۳۔ جادو کی ایک قسم خیالات کو تبدیل کر دینا، آنکھوں پر اندھیرا ڈال دینا، فریب، دھوکے اور شعبدہ بازی پر مشتمل ہے۔ یہ جادو مشق، مہارت، پھرتی، طویل یکسوئی کی بنا پر دیکھنے والوں کی نگاہوں کو پھیر دیتا ہے۔ اسے سیمیا کہتے ہیں۔ بعض مفسرین کے مطابق فرعون کے جادوگروں کا جادو بھی یہی تھا۔

۴۔ دھاگے کی گرہوں یا مسحور کی تصویر پر کچھ پڑھ کر دم کیا جاتا ہے۔ یہ عمل کئی طرح انجام دیا جاتا ہے۔ کچھ تلاوت کر کے یا پڑھ کر یا لکھ کر یا شکلیں بنا کر دم کرتے ہیں۔ اس کا مقصد مسحور کو تکلیف پہنچانا، بیمار کرنا اور ہوش و حواس سے بیگانہ کرنا ہوتا ہے۔ یہ افسوں اور منتر اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کے ذریعہ اللہ کے مقرب فرشتوں کے نام لے کر کبھی حلف اور بڑی بڑی سوگندوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ منتر اجنبی زبان یا سریانی زبان کے الفاظ پر مشتمل ہوتے ہیں۔ مثلاً جنات کے نام یا نامعلوم مخفی روحوں کے نام وغیرہ۔ ارشاد خداوندی ہے:

"وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ" (۴۲)

(میں پناہ مانگتا ہوں گرہوں پر پڑھ کر پھونکنے والیوں کی برائی سے)

نبی کریم ﷺ جنات کی اور انسانوں کی آنکھوں سے پناہ مانگا کرتے تھے (۴۳)

نبی کریم ﷺ پر جو جادو کیا گیا تھا ان میں ایک تانت تھی جس میں بارہ گرہیں لگی ہوئی تھیں اور ہر ایک گرہ پر ایک سوئی چھبی ہوئی تھی۔

۵۔ جادو کی یہ قسم سحر بالعزائم یا عمل تسخیر کہلاتی ہے۔ اس سے مراد جنات اور ارواح سے امداد و اعانت طلب کرنا۔ شیاطین سے قرابت قائم کر کے انہیں قابو میں لایا جاتا ہے اور ان سے اپنے مدعا کی تکمیل کی جاتی ہے۔ انہی سے گذشتہ واقعات کا علم بھی حاصل کیا جاتا ہے۔ جادوگر اپنی گمراہی اور کفر میں جتنا زیادہ ہوگا اتنا ہی اللہ کے رسول ﷺ اور مسلمانوں کا دشمن ہوگا۔ اسی قدر اس کا جادو زیادہ کارگر اور نافذ الاثر ہوگا۔ ایسے جادوگر شیاطین کی بندگی کرتے ہیں۔

ارشاد خداوندی ہے:

"بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ" (۴۴)

(بلکہ یہ لوگ جنات کی بندگی کرتے اور بیشتر ان پر ایمان لاتے ہیں۔)

ارشاد خداوندی ہے:

"لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ" (۴۵)

(ایسے لوگوں کے یہ آقا اور ساتھی برے ہیں۔)

۶۔ بعض دواؤں کے مخفی خواص و اثرات معلوم کر کے انہیں جادو کے طور پر کام میں لایا جاتا ہے

۷۔ جادو کا ایک انداز دل پر ایک خاص قسم کا اثر ڈال کر اس سے جو چاہے منوالینا ہے۔ مثلاً اس سے کہہ دیا کہ مجھے اسم اعظم یاد ہے یا جنات میرے قبضہ میں ہیں۔ اس صورت میں اگر مخاطب کمزور دل ' کچے کانوں اور بودے عقیدے والا ہے تو سچ سمجھنے کی بناء پر اس کے دل پر خوف 'ڈر' ہیبت اور رعب جم جائے گا جو اس کے حواس کو ضعیف بنادے گا۔ اس وقت جو چاہے گا کرے گا۔ اس کا کمزور دل اسے عجیب عجیب باتیں دکھاتا جائے گا۔ اس کو تنبلہ کہتے ہیں۔

۸۔ اس قسم میں چغلی کرنا' جھوٹ سچ ملا کر کسی کو اپنا گرویدہ کر لینا شامل ہے لیکن بطور اصلاح چغلی کرنا جائز ہے۔

۹۔ طلسمات اور انگوٹھی کے کتبوں کے ذریعے جادو کیا جاتا ہے۔ جس پر مخصوص نقوش عربی الفاظ سے مختلف ہوتے ہیں یا عربی کے حروف مقطعات ہیں جن میں کوئی باقاعدہ ربط نہیں ہوتا۔ ان کا تعلق مخصوص اشیاء کے ناموں' آسمانوں و فلکیات سے منسوب ہوتا ہے۔ اس کے عمل کا خاص وقت ہوتا ہے۔ (۴۶)

جادوگروں کا طریقہ کار

بدکردار جادوگر جادو کے عمل میں اللہ کو گالیاں دیتے ہیں۔ باطل ہستی کو خدا قرار دے کر اسے سجدہ کرتے ہیں۔ بعض جادوگر قرآن مجید کو اپنے پاؤں کے نیچے رکھ لیتے ہیں۔ بعض فرشتوں کو گالی دیتے اور ان کی توہین کرتے ہیں۔ بعض اللہ کی ایسی صفت بیان کرتے ہیں جو اس کے شایان شان نہیں۔ (۴۷) جادو کبھی ہاتھ کی چالاکی سے ہوتا ہے اور کبھی ڈوروں دھاگوں سے ' اللہ کا نام پڑھ کر دم کیا جاتا ہے۔ (۴۸) اس لئے کہ اس میں ایک خاص اثر ہوتا ہے۔ شیاطین کا نام لے کر شیطانی کاموں سے لوگ کرتے ہیں دواؤں کے ذریعے سے بھی جادو کیا جاتا ہے۔ عموماً جادوگر قبرستانوں میں عمل سحر انجام دیتے ہیں۔ شیاطین' بھوت پریت اور بدروحوں سے اپنے مدعا کی تکمیل کیلئے مدد مانگتے ہیں۔ ان کو موکل کہا جاتا ہے۔ ان موکلوں کی غذا کیلئے یہ جادو کرنے والوں سے بھاری رقمیں وصول کرتے ہیں یا پھر بکرا' مرغ' دیسی گھی' دالیں' مشک کافور' بکرے کے شانے کی ہڈی جس پر چھری کا نشان نہ ہو۔ جس پر جادو کرنا ہے اس کے سر کے بال' کپڑے یا تصویر طلب کی جاتی ہے۔ ویرانوں اور دریاؤں کے کناروں پر بھی عمل سحر کیا جاتا ہے۔ چلے کاٹے جاتے ہیں۔ تمام جادو کرنے والے ناپاک ہوتے ہیں۔ نئے جادو کرنے والے تجربہ کار جادوگروں

سے باقاعدہ یہ ناپاک علم سیکھتے ہیں۔ جس کو جسمانی و اعصابی اذیت و نقصان پہنچانا مقصود ہو زمین پر یا کسی ہڈی پر اس کی تصویر بنا کر سوئیاں چبھو کر اس پر عمل کر کے ویران جگہ یا قبرستان میں دبادیا جاتا ہے۔ اسی طرح بعض اشیاء پر جادوئی عمل کر کے ان کو اس کے کھانے پینے کی اشیاء میں ملادیا جاتا ہے۔ جس سے اس کو نقصان پہنچتا ہے۔ بعض معاملات میں چنبیلی کے تیل میں رات کے وقت کپڑے کی بتیاں جلائی جاتی ہیں۔ جن پر جادوئی عمل کیا جا چکا ہوتا ہے۔ یہ عمل رات کے آخری پہر میں کیا جاتا ہے اس طرح جوں جوں بتیوں میں آگ جلتی ہے ویسے ہی مطلوب کو تکلیف پہنچتی ہے۔

ناپاک روحوں اور شیاطین تک کو راضی کرنے کیلئے جادوگر طرح طرح کے ہتھکنڈے اختیار کرتے ہیں۔ خون کی قربانی دی جاتی ہیں۔ جانور ذبح کئے جاتے ہیں۔ مختلف اشیاء ان کی بھینٹ چڑھائی جاتی ہیں۔ مختلف حروف 'آڑی ترچھی لائینوں اور بے ترتیب ہندسوں کی مدد سے مختلف تعویذ گنڈے بنا کر اس پر عمل کر کے اپنا مقصد حاصل کیا جاتا ہے۔ اگر کسی پر عام حربہ کارگر نہ ہو تو تب اس پر خاص اور مجرب و پختہ جادوئی عمل کیا جاتا ہے۔ دیسی انڈے کے خول میں اپنا جادو کیا ہوا مواد رکھ کر اس کو راستے میں یا ایسی جگہ پر زمین میں دبادیا جاتا ہے جہاں سے جس کو نقصان پہنچانا مقصود ہے وہ گزرے۔ اس طرح جیسے ہی وہ مطلوبہ فرد اس دبائی ہوئی شئے کے اوپر سے گزرے گا تو اس پر اس جادو کے اثرات مؤثر ہوں گے۔ جادو کے عمل میں حرام اشیاء سے بھی مدد لی جاتی ہے۔ جانوروں یا انسانوں کا خون استعمال کیا جاتا ہے۔

جادو کے اثرات

جادو 'مسحر (جس پر جادو کیا جائے) کے ذہن کو تبدیل کر دیتا ہے۔ عصبی امراض میں مبتلا کر دیتا ہے۔ طرح طرح کے خیالات میں الجھا دیتا ہے۔ جادو سے قوت میں کئی گناہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور قتل تک کی نوبت آجاتی ہے۔ جادو کے ذریعے میاں بیوی مین تفرقہ ڈال دیا جاتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

"فَیَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا یُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَیْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِه" (۴۹)

جادو کے ذریعے ازدواجی تعلقات میں خرابی پیدا کر دی جاتی ہے۔ طلاق اور تفریق تک نوبت جا پہنچتی ہے۔ دوستوں میں عدوات 'بغض اور جدائی ہو جاتی ہے۔ (۵۰)

شافعیہ اور حنابلہ کہتے ہیں کہ جادو حقیقت ہے۔ اس کے اثر سے جس پر جادو کیا جائے وہ شخص مر جاتا ہے۔ اس کی طبیعت اور عادت بدل جاتی ہے۔ گرچہ وہ ویسانہ رہا ہو۔ جادو کرنے والا ضرب اور

حرب کے بغیر دشمن پر غلبہ پالیتا ہے۔ بعض دفعہ جادوگر کو ارواح کے ذریعہ بعض ایسی باتوں کی اطلاع قبل ازوقت ہو جاتی ہے جن کے برے انجام سے وہ خود کو بچالیتا ہے یا دوسروں کو بچالیتا ہے۔ جادو کے ذریعے معمولات زندگی میں رکاوٹیں اور مشکلات پیدا کر دی جاتی ہیں۔ آدمی کو نوکری کاروبار یا اپنے تعمیری مشاغل سے اکتاہٹ اور بیزاری ہو جاتی ہے۔ خاوند کو بیوی کے ساتھ مباشرت کرنے سے جادو کے ذریعے روک دیا جاتا ہے۔ تعلیم حاصل کرنے والے کی رغبت برائے حصول علم تبدیل کر دی جاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: فی العقل الدیۃ یعنی عقل میں دیت ہے۔(۵۱) کبھی تو عقل کسی صدمہ، زخم یا چوٹ کے سبب زائل ہوتی ہے اور کبھی جادو کے ذریعے بھی عقل زائل کر دی جاتی ہے۔ لہذا جادو کے ذریعے عقل زائل کرنا ثابت ہو جائے تو دیت وصول کر کے جادوگر کو قتل کر دیا جائے۔

جادو سے نجات کا طریقہ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ ایک یہودی بچہ نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ یہودیوں نے اسے بہلا پھسلا کر نبی کریم ﷺ کے چند بال اور آپ ﷺ کی کنگھی کے چند دندانے منگوائے اور ان میں جادو کیا۔ ایک روایت کے مطابق نبی کریم ﷺ پر جادو کا اثر چھ ماہ تک رہا۔ حدیث پاک میں ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے محمد ﷺ کیا آپ بیمار ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے یہ دعا پڑھی:

"بسم اللہ ارقیک من کل داء یوذیک ومن شر کل حاسد وعین اللہ یشفیک"

(اللہ تعالیٰ کے نام سے میں دم کرتا ہوں ہر اس بیماری سے جو تجھے دکھ پہنچائے اور ہر حاسد کی برائی اور بد نظر سے اللہ تجھے شفا دے۔)

نبی کریم ﷺ نے کنویں سے نکالی جانے والی گرہوں والی تانت پر سورۃ فلق اور سورۃ الناس پڑھیں تو وہ بارہ گرہیں کھل گئیں اور آپ ﷺ بالکل شفایاب ہو گئے۔(۵۲)

احادیث مبارکہ میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے۔ یہ پڑھ کر دم کرنے سے افاقہ ہو جاتا ہے۔ جادو کا شر ختم کرنے کیلئے اللہ کی پناہ اور اس کی حفاظت میں آنے کی دعا مانگنی چاہیے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کرے۔ تقوی اختیار کرے۔ اللہ تعالیٰ متقی کے تحفظ کا ضامن ہے۔ اسے غیر اللہ کے حوالے نہیں کرتا۔ ارشاد خداوندی ہے:

"وَاِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا لَا يَضُرُّكُمۡ كَيۡدُهُمۡ شَيۡـئًا"(۵۳)

(اگر تم ثابت قدم رہو اور اللہ سے ڈرو تو ان کی چالبازی تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی)

"اِنَّ اللّٰہَ یُدٰفِعُ عَنِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَایُحِبُّ کُلَّ خَوَّانٍ کَفُوْرٍ"(۵۴)

(بے شک اللہ تعالیٰ مومنوں سے ان کے دشمنوں کو ہٹاتا رہتا ہے۔بے شک اللہ تعالیٰ کسی خیانت کرنے والے اور کفران نعمت کرنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔)

نبی کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے فرمایا "اللہ کو یاد رکھ وہ تیری حفاظت فرمائے گا اور اللہ کو یاد رکھ وہ تجھ پر توجہ فرمائے گا۔" قوت ایمان، صدق یقین، ثابت قدمی اور خدا پر بھروسہ کرنے سے بھی جادو کا اثر دور ہو جاتا ہے۔ جادو چاہے کتنا ہی مجرب اور طاقتور کیوں نہ ہو اذن الٰہی کے بغیر کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ ارشاد خداوندی ہے :

"وَمَا هُمْ بِضَارِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ"

(یہ لوگ کسی کو بھی اذن الٰہی کے بغیر کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔)

اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو کسی کو جادو کے ضرر رساں اثر میں مبتلا کر دے یا کسی آزمائش یا گناہ کی پاداش میں جادو کا اثر و عذاب اس پر ڈال دے۔ اگر اللہ کی مرضی ہو تو بڑے سے بڑے جادوگروں کے سحر کو بے اثر کر دے۔ ان کے شر اور چالبازی سے مامون رکھے۔ ارشاد خداوندی ہے :

"اِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ- وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"(۵۵)

(اگر خدا تم کو کوئی سختی پہنچائے تو اس کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر نعمت عطا کرے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔)

"وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ- يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ"(۵۶)

(اگر اللہ تم سے بھلائی کرنی چاہے تو اس کے فضل کو کوئی روکنے والا نہیں۔ وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے فائدہ پہنچاتا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے :

"اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ"(۵۷)

(اگر تم اللہ کے ہو کے رہو گے تب اللہ تمہاری مدد کرے گا اور ثابت قدم رکھے گا۔)

توحید خداوندی کے ساتھ ساتھ نفع و نقصان کا مضبوط یقین اللہ تعالیٰ پر رکھنے سے اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال رہتی ہے اور بندے کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ بزرگان سلف میں سے

کسی کا قول ہے :جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے ہر شئے اس سے ڈرتی ہے جو شخص اللہ سے نہیں ڈرتا ہر شئے اسے ڈراتی ہے۔(۵۸)

حضرت کعب اخبارؓ نے لوگوں کو وہ کلمات بتلائے جن کے پڑھنے سے نبی کریم ﷺ یہودیوں کے سحر سے محفوظ رہتے تھے۔وہ یہ ہیں :

"اعوذباللہ العظیم الذی لیس بشئی اعظم منه وبکلمات اللہ التامات التی لا یجاوزھن برولا فاجروباسماء اللہ الحسنی کلھاماعلمت منھاوسالم اعلم من شرلماخلق وبرء و ذرء"

(میں اللہ عظیم کی پناہ پکڑتا ہوں جس سے بڑا کوئی نہیں اور پناہ پکڑتا ہوں اللہ کے کلمات تامات کی جن سے کوئی نیک وبد انسان آگے نہیں نکل سکتا اور پناہ پکڑتا ہوں اللہ کے تمام اسماء الحسنی کی جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو نہیں جانتا۔ ہر اس چیز کے شر سے جس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور وجود دیا اور پھلایا ہے۔(۵۹)

تفسیر ابن کثیر میں ہے۔ حضرت وہبؒ فرماتے ہیں :

بیری کے ساتھ پتے لے کر سل بٹے پر کوٹ لے ء جائیں اور پانی ملالیا جائے پھر آیۃ الکرسی پڑھ کر اس پر دم کر دیا جائے اور جس پر جادو کیا گیا ہے اسے تین گھونٹ پلادیا جائے اور باقی پانی سے غسل کرادیا جائے۔ انشاء اللہ جادو کا اثر ختم ہو جائے گا۔ یہ عمل خصوصاً اس شخص کیلئے بہت اچھا ہے جو اپنی بیوی سے روک دیا گیا ہو۔ معوذ تین جادو کے اثر کو ختم کرتی ہیں اور آیت الکرسی بھی شیطان کو دفع کرنے میں اعلی درجہ کی چیز ہے۔(۶۰)

موطا امام مالک میں ہے :

حمید بن قیس مکی سے روایت ہے کہ جعفر بن ابی طالب کے دو لڑکے نبی کریم ﷺ کے پاس آئے۔ آپ ﷺ نے ان کی دایہ سے کہا۔ کیا سبب ہے کہ لڑکے دُبلے ہیں وہ بولی یارسول اللہ ﷺ ان کو نظر لگ جاتی ہے اور ہم نے منتر اس واسطے نہ کیا کہ معلوم نہیں کہ آپ ﷺ اس کو پسند کرتے ہیں یا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ان کے واسطے منتر کرو کیونکہ اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے بڑھتی تو نظر بڑھتی۔ عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ بی بی ام سلمہ کے مکان میں گئے اور گھر میں ایک لڑکا رو رہا تھا۔ لوگوں نے کہا اسے نظر لگ گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا منتر کیوں نہیں کرتے اس کیلئے۔ نبی کریم ﷺ نے ان منتروں کی اجازت دی ہے جو پورے

اور کامل ہیں۔ جن کے اندر خدا تعالیٰ کا ذکر اور اس سے مدد مانگنا مذکور ہے۔ اس سے آپ ﷺ کو یہ منظور ہے کہ ان پر اللہ کی رحمت چھا جائے۔ زمانہ جاہلیت میں لوگ جو اپنے بتوں سے مدد مانگا کرتے تھے اس سے ان کو روکنا مقصود تھا۔ اور اس کے عوض عمدہ منتران کیلئے مقرر کرنا تھا۔ (۶۱)

منجملہ ان منتروں کے یہ ہے کہ منتر پڑھنے والا اپنا دایاں ہاتھ مریض پر پھیرتا جائے اور یہ پڑھتا جائے۔

"اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافی لاشفاء الاشفائوک شفاء لایغادرسقماها"۔ اور از انجملہ یہ ہے۔ "بسم اللّٰہ ارقیک من کل شیء یؤذیک من شرکل نفس اوعین حاسداللّٰہ یشفیک باسم اللّٰہ ارقیک" اور از انجملہ یہ ہے: اعیذک بکلمات اللہ التامة من کل شیطان وهامة ومن کل عین لامة "اور از انجملہ یہ ہے کہ سات مرتبہ اس کو پڑھے "اسال اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک" اور از انجملہ یہ ہے کہ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر دم کرے اور جس جگہ مریض کے جسم پر درد ہو وہاں ہاتھ پھیرے اور تین بار بسم اللہ کہے اور سات بار اعوذ بعزۃ اللہ وقدرته من شرما اجدوحاذر" اور از انجملہ یہ ہے کہ پڑھے بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شرکل عرق نعارومن شر حرالنار" اور از انجملہ یہ ہے کہ پڑھے "ربنا اللہ الذی فی السماء تقدس اسمک امرک فی السماء والارض کمارحمتک فی السماء فاجعل ورحمتک فی الارض اغفرلناحوبناوخطایانا انت رب الطیبین انزل رحمةمن رحمتک وشفاء من شفائک علی هذالوجع" (۶۲)

بخاری شریف میں ہے۔ حضرت انسؓ نے حضرت ثابتؓ کی طبیعت خراب ہونے پر نبی کریم ﷺ کی یہ دعا پڑھ کر دم کیا "اللهم رب الناس اذهب الباس اشفه وانت الشافی لاشافی الاانت شفاء لایغادر"

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے گھر کے بعض بیماروں پر تعوذ پڑھ کر دم کرتے اور اپنا داہنا ہاتھ پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے "اللهم اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافی لاشفاء الاشفائوک شفاء لایغادرسقماها" حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ دم کیا کرتے اور یہ دعا پڑھتے تھے۔ اسمح لباس رب الناس بیدک الشفاء لاکاشف له الاانت"۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ مریض کیلئے یہ

دعا پڑھتے تھے "بسم اللہ تو بۃ ارضنا بریقۃ عضنا یشفی سقیمنا باذن ربنا" (۶۳)
حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے مرض وفات میں معوذات پڑھ کر پھونکتے تھے۔ پھر جب آپ ﷺ کیلئے یہ دشوار ہو گیا تو میں آپ ﷺ پر دم کیا کرتی تھی اور برکت کیلئے آنحضرت ﷺ ہی کا ہاتھ آپ ﷺ کے جسم پر پھیرتی تھی۔ معمر نے بیان کیا کہ میں نے ابن شہاب سے سوال کیا کہ نبی کریم ﷺ کس طرح دم کیا کرتے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ پہلے اپنے ہاتھ پر دم کرتے تھے اور پھر ہاتھوں کو چہرے پر پھیرتے۔ (۶۴)

جادو کرنے والوں کا انجام

جادو کرنے والوں کیلئے دنیا و آخرت میں ذلت و رسوائی اور تحقیر و تذلیل ہے۔ قرآن مجید میں کافی مقامات پر اللہ تعالیٰ نے جادوگروں کے برے انجام کی نشاندھی کی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے :

"وَلَا یُفۡلِحُ السَّاحِرُ حَیۡثُ اَتٰی "(۶۵) جادوگر جہاں کہیں بھی ہو اس کیلئے فلاح نہیں ہے۔)

"وَلَا یُفۡلِحُ السَّاحِرُوۡنَ"(۶۶) (جادوگر فلاح نہیں پاتے)

سنت رسول اکرم ﷺ 'اقوال صحابہ کرامؓ میں اور 'آئمہ فقہاء 'مفسرین 'محدثین 'سلف صالحین نے جادوگروں کے برے انجام کے بارے میں بڑی شرح وبسط سے بیان کیا ہے۔ دنیا میں ان کیلئے ذلت ہے۔ ان کی اولاد مر جاتی ہے۔ یعنی جو بچہ ان کے ہاں پیدا ہوتا ہے وہ ان کے جادو کرنے کے اعمال کی بناء پر عموماً زندہ نہیں بچتا۔ معاشرے میں ان کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔ شریعت میں بڑی تاکید کے ساتھ جادوگر کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور آخرت میں بھی ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔ یہ ہمیشہ کیلئے جہنم کی آگ میں جلتے رہیں گے۔

بائبل میں بھی جادوگر کیلئے ذلت و رسوائی بیان کی گئی ہے :

"تجھ میں ہرگز کوئی ایسا نہ ہو جو اپنے بیٹے یا بیٹی کو آگ میں چلوائے یا فالگیر یا شگون نکالنے والا 'یا افسون گر یا جادوگر یا منتری یا جنات کا آشنا یا رمال یا ساحر ہو کیونکہ وہ سب جو ایسے کرتے ہیں خداوند کے نزدیک مکروہ ہیں' (۶۷)

سامی ادیان میں جادو کی مذمت ثابت ہے۔ اس فعل کو مکروہ قرار دیا گیا ہے۔ اسلام ایک مکمل دین ہونے کی بناء پر اپنی تعلیمات میں حقانیت اور دنیا کے دیگر تمام ادیان و مذاہب سے برتر و بلند مبنی برحق رسائی رکھتا ہے۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی بیان کرتے ہیں :

''احادیث میں نبی کریم ﷺ پر جادو کا اثر ہونے کی جو روایات آئی ہیں ان میں سے کوئی چیز بھی عقل، تجربے اور مشاہدے کے خلاف نہیں ہے۔ اور نہ قرآن کی بتائی ہوئی اس حقیقت کے خلاف ہے جس کا ذکر کیا گیا ہے۔ نبی اگر زخمی یا شہید ہو سکتا ہے تو اس کا جادو سے متاثر ہو جانا کونسی تعجب کی بات ہے۔ (٦٨)

حضرت علامہ مولانا غلام رسول سعیدی کے مطابق:

''تعلیم و تعلم امور عادیہ میں جاری ہوتا ہے اور اس میں تعلیم و تعلم کا جاری ہونا اس امر کا مظہر ہے کہ جو شخص بھی ان کلمات سحر کی تحصیل کرلے گا وہ اس کے اثرات کے حاصل کرنے پر قادر ہوگا اور بعض حضرات نے سحر کو امور عادیہ محصنہ سے قرار دیا ہے اور اسرائیلی ساحروں کا رسی کو سانپ بنادینا محض شعبدہ بازی تھا۔ انہوں نے لاٹھیوں اور رسیوں کے اندر پارہ رکھ دیا تھا جو دھوپ کے اثر سے متحرک ہو گیا اور دیکھنے والوں کو اس پر سے سانپ کا گمان ہوا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کا یہ عمل تخیل اور نظر بندی کے قبیل سے تھا۔ انہوں نے دیکھنے والوں کی نظروں پر عمل تخیل کیا اور اپنی قوت باطنہ سے ان پر اثر ڈالا جس سے انہیں رسیاں سانپوں کی شکل میں ڈوڑتی ہوئی دکھائی دینے لگیں۔ چنانچہ قرآن کریم کا فرمان: ''وسحروا اعمن الناس'' (٦٩) اس کی تائید کرتا ہے۔ ساحروں کا یہ عمل نظر بندی یا شعبدہ بازی کے قبیل سے تھا۔ لیکن اس سے حقیقت سحر کی نفی نہیں ہوتی۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اگر مان لیا جائے کہ سحر سے لاٹھی کو سانپ اور مٹی کو سونا بنایا جاسکتا ہے تو اس سے انقلاب حقائق لازم آئے گا اور یہ محال ہے۔ کا جواب یہ ہے کہ اگر انقلاب حقائق کے استحالہ پر ابطال سحر کی بنیاد رکھتے ہو تو پھر معجزہ اور کرامت سے بھی ہاتھ دھولیجئے اور حق یہ ہے کہ انقلاب حقائق ثابت ہے جیسے کہ ابن حجر ہیثمی اور ابن عابدین قامی کی تحقیق ہے۔ اور استحالہ اس امر پر مبنی ہے کہ شئے اپنی حقیقت سابقہ پر بر قرار رہتے ہوئے دوسری حقیقت بن جائے اور یہ اجتماع ضدین کو مستلزم ہونے کی وجہ سے محال ہے۔ یہ ظاہر ہو گیا کہ نفی سحر پر عقلی یا نقلی دلائل قائم نہیں ہیں۔ (٧٠) اسلام نے جادو اور ٹونے ٹوٹکے اور شعبدہ گری کی چیزوں سے جنگ کی ہے۔ ان تمام طلسمی اعمال کو اور جھاڑ پونچھ کو جن کو کاہن زمانہ جاہلیت میں استعمال کرتے تھے۔ ان کو باطل قرار دیا (٧١)

مفتی محمد شفیع ''فتاوی دار العلوم دیوبند'' میں جادو کے شرعی حکم کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

''سحر کی مختلف اقسام ہیں۔ بعض تو کفر محض ہیں اور بعض نہیں۔ جو اقسام کفر ہیں ان

کا استعمال کرنا یا سیکھنا سکھانا ہر حال میں حرام قطعی ہے۔ خواہ دفع ضرر کیلئے ہو یا کسی اور غرض سے۔ البتہ جو قسم سحر کی کسی عقیدہ کفریہ پر مشتمل ہیں وہ اگر دوسروں کے اضرار کیلئے بلا وجہ شرعی استعمال کیا جائے وہ بھی حرام ہے۔ اور اگر رد سحر یا دفع ضرر کیلئے کیا جائے تو یہ دوسری قسم جائز ہے اور تفصیل ان دونوں قسموں کی یہ ہے کہ جس سحر میں شیاطین وجنات وغیرہ سے استعانت اور امداد طلب کی جائے اور ان کو متصرف ومؤثر مانا جائے یا جن میں قرآن شریف یا دوسرے اسلامی شعائر کی توہین کرنی ہو وہ تو کفر ہے اور جس میں یہ باتیں نہ ہوں بلکہ خواص ادویہ وغیرہ سے یا کسی اور خفی طریق سے اثر ڈالا جاتا ہے وہ کفر تو نہیں مگر اس کا کرنا بقصد اضرار حرام ہے اور بقصد دفع ضرر جائز۔ لہذا اصالحہ کیلئے قسم دوم کا سحر کا استعمال جائز ہے اور اگر جان بچنے کی کوئی دوسری صورت نہ ہو تو قسم اول کا استعمال بھی جائز مگر خلاف اولی ہے۔ بشر طیکہ دل میں عقیدہ اسلامیہ کے خلاف کوئی عقیدہ نہ رکھے۔ صرف زبان سے کلمات کہے" (۷۲)

ایسے عمل و تعویذات کرنا جن میں اللہ کے نام کو یا طہارت وغیرہ کو ترک کرنا پڑے سخت گناہ ہے اور فسق ہے بلکہ بعض مواقع میں خوف کفر کا ہے۔ فقہاء نے اس میں یہاں تک احتیاط فرمائی ہے کہ ایسے تعویذ گنڈوں کو بھی منع فرمادیا ہے جن میں اسے الفاظ یا منتر وغیرہ پڑھے جائیں جن کے معنی معلوم نہ ہوں۔ ایسے سنلفی عملیات کرنا فسق ہے اور فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ (۷۳)

مفتی قاضی شیخ احمد بن حجر اپنی مشہور کتاب "تطہیر المجتمعات" میں سحر کو کبیرہ گناہوں کی ترتیب میں دوسرے نمبر پر شمار کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"اکثر علماء اس کے قائل ہیں کہ جادو ایک حقیقت ہے۔ اگر اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس سے پناہ مانگنے اور اس سے بچنے کی تاکید ہرگز نہیں کرتا۔ امام ابو حنیفہؒ امام مالکؒ اور امام احمدؒ کہتے ہیں کہ سحر کی وجہ سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ جادوگر بابل والوں کی طرح سات ستاروں کی تاثیر کا قائل ہے تو وہ کافر ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ جادو کے نتیجے میں جہاں کفر لازم آتا ہے وہیں بندوں کو اذیت بھی لازم آتی ہے۔ (۷۴) نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جس نے ستاروں کا کچھ علم بھی سیکھا اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھا۔ پھر جتنا زیادہ سیکھتا جائے گا اس کا جادو اتنا بڑھتا جائے گا۔ (۷۵)

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ بیان کرتے ہیں:

"منتر کی حقیقت ان کلمات کا استعمال کرنا ہے۔ عالم مثال میں جن کیلئے تحقق اور اثر نکلتا ہے۔ اگر وہ کلمات شرک سے خالی ہوں تو قواعد شرعیہ ان کو رد نہیں کرتی۔ خصوصاً جبکہ قرآن وحدیث سے ہوں جن میں تضرع الی اللہ کے معنی پائے جاتے ہیں اور نظر حق ہے اور نظر حقیقت میں اس اثر اور صدمہ کا نام ہے جو دیکھنے والے کی تاخیر نفس سے اس کو صدمہ پہنچتا ہے جس کو نظر لگائی جائے کسی چیز کے اندر پیدا ہوتا ہے اور یہی جنات کی نظر کا حال ہے اور جن احادیث میں منتر اور تعویذ اور حب کے عمل وغیرہ سے نہی وارد ہوئی ہے وہ انہیں صورتوں کے ساتھ متعلق ہے جن میں شرک یا سبب کے اندر اس قدر انہماک کے معنی پائے جاتے ہوں جس کی وجہ سے باری تعالیٰ سے غفلت ہو جائے۔(٧٦)

سید امیر علی "روح اسلام" میں رقم طراز ہیں :

"اسلام نے جادو اور ٹونے ٹوٹکے اور شعبدہ گری کی چیزوں سے جنگ کی ہے اور ان تمام طلسمی اعمال کو اور جھاڑ پونچھ کو جن کو کاہن زمانہ جاہلیت میں استعمال کرتے تھے ان کو باطل قرار دیا ہے۔(٧٧)

میرے رائے میں خلفائے راشدین کی سنت کے مطابق جادوگر کو قتل کر دینا چاہیے تاکہ ایک فرد کے عمل سے مزید افراد جادو سیکھنے کی طرف راغب نہ ہوں اور معصوم' بے گناہ لوگوں کو صرف خواہش نفس کی خاطر بے جا اذیت وتکلیف پہنچانے کا لامتناہی سلسلہ منقطع کیا جا سکے۔ اور لوگ عمل کو چھوڑ کر صرف جادو ٹونے سے کامیابی حاصل کرنیکی لگن چھوڑ دیں اور گھروں کے اندرونی معاملات بجائے جادو کے زور سے حل کرنے کے حسن اخلاق وعمل اور سیرت وکردار کی بدولت حسن وخوبی پایہ تکمیل کو پہنچائے جائیں۔

مراجع و مصادر

۱۔ (i) لوئس معلوف "المنجد" دارالاشاعت کراچی جولائی ۱۹۷۵ء ص ۶۱۔ ۴۶۰

(ii) ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی "مصباح اللغات" ایچ۔ ایم سعید کمپنی، کراچی، اکتوبر ۱۹۸۱ء ص ۳۶۴

(iii) مولوی سید تصدق حسین رضوی "لغات کشوری" مطبع منشی نول کشور، لکھنوء۔ (س۔ن) ص ۲۴۳

۲۔ مولوی سید احمد دہلوی "فرہنگ آصفیہ" مرکزی اردو بورڈ لاہور، جولائی ۱۹۷۷ء جلد سوم ص ۳۸

۳۔ i عبدالرحمٰن الجزیری "کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ" مترجم منظور احسن، محکمہ اوقاف پنجاب لاہور ۱۹۷۹ء جلد پنجم ص ۸

ii جامع ترمذی "ابواب الحدود" باب ماجاء فی المرتد

iii حجۃ اللہ البالغہ جلد دوم ص ۴۶۷

۴۔ i اردو دائرہ معارف اسلامیہ "دانش گاہ پنجاب" لاہور ۱۹۸۰ء جلد ۱۴/۱ ص ۳۱۱

ii حضرت سید عبدالکریم بن ابراہیم جیلانی "الانسان الکامل فی معرفۃ الاواخر والاوائل" مترجم: فضل میراں، نفیس اکیڈمی کراچی دسمبر ۱۹۶۲ء ص ۲۸۴

۵۔ علامہ جلال الدین سیوطی "الاتقان فی علوم القرآن" مترجم محمد حلیم انصاری لاہور ۱۹۸۲ء جلد دوم ص ۳۱۶

۶۔ اتقان جلد دوم ص ۳۱۷

۷۔ حجۃ اللہ البالغہ جلد دوم ص ۵۳۸

۸۔ ایضاً ص ۵۳۹

۹۔ ایضاً ص ۵۴۰

۱۰۔ ایضاً ص ۵۴۲

۱۱۔ تفسیر ابن کثیر جلد اول ص ۱۷۶

۱۲۔ کتاب الفقہ جلد پنجم ص ۸۷۵

۱۳۔ تفسیر ابن کثیر جلد اول ص ۱۵۱

۱۴۔ ایضاً
۱۵۔ رسائل ومسائل، جلد دوم، ص ۱۸
۱۶۔ مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، ادارہ معارف، کراچی، جون ۱۹۸۱ء، ج اول، ص ۲۷۳
۱۷۔ تفہیم البخاری، ج :سوم، ص ۳۰۸
۱۸۔ مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، ادارہ معارف، کراچی، جون ۱۹۸۱ء، ج اول، ص ۲۷۳
۱۹۔
۲۰۔ القرآن الکریم، ۲۰ : ۶۷
۲۱۔ امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری شریف، بیروت، ۱۹۵۷، ص ۳۳۵
۲۲۔ القرآن الکریم، ۲۰ : ۶۹۔۶۸
۲۳۔ تفہیم البخاری، مترجم، مولانا ظہور الباری، دارالاشاعت، کراچی، دسمبر ۱۹۸۵
ج سوم، ص ۳۱۱
۲۴۔ القرآن الکریم، ۲۱ : ۱۰۷
۲۵۔ کتاب الفقہ، ج پنجم، ص ۸۸۲
۲۷۔ القرآن الکریم، ۵ : ۶۷
۲۸۔ القرآن الکریم، ۲۱ : ۸۳
۲۹۔ القرآن الکریم، ۲۱ : ۶۷
۳۰۔ معارف القرآن، ج ۱، ص ۲۷۸
۳۱۔ القرآن الکریم، ۵۳ : ۲ تا ۴
۳۲۔ القرآن الکریم، ۵ : ۶۷
۳۳۔ القرآن الکریم، ۵۹ : ۷
۳۴۔ القرآن الکریم، ۴ : ۱۱۳
۳۵۔ کتاب الفقہ، ج پنجم، ص ۸۹۲
۳۶۔ تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۶۱۔۱۵۶
۳۷۔ کتاب الفقہ، ج ۵، ص ۸۷۳
۳۸۔ القرآن الکریم، ۳۷ : ۸۸۔۹۰

۳۹۔ تفسیر ابن کثیر، ج ۴، ص ۳۷۳

۴۰۔ القرآن الکریم، ۱۱۳ : ۴

۴۱۔ تفسیر ابن کثیر، ج ۵، ص ۶۲۰

۴۲۔ القرآن الکریم، ۳۴ : ۴۱

۴۳۔ القرآن الکریم، ۲۲ : ۱۳

۴۴۔ i تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۳۷۱

ii کتاب الفقہ، ج ۵، ص ۸۸۴

۴۵۔ کتاب الفقہ، ج ۵، ص ۸۷۴

۴۶۔ حافظ عماد الدین ابن کثیر، مترجم، علامہ محمد میمن جوناگڑھی، کراچی، ج ۱، ص ۱۷۶

۴۷۔ القرآن الکریم، ۲ : ۱۰۲

۴۸۔ کتاب الفقہ، ج ۵، ص ۸۷۵ (دیکھئے، شاہ عبدالعزیزؒ محدث دہلوی، ملفوظات عزیزی، پاکستان ایجوکیشنل پبلیشرز، کراچی، ۱۹۶۰ء)

۴۹۔ حجۃ اللہ البالغہ، ج ۲، ص ۱۴۴

۵۰۔ تفسیر ابن کثیر، ج ۵، ص ۱۳۰

۵۱۔ القرآن الکریم، ۳ : ۱۲۰

۵۲۔ القرآن الکریم، ۲۲ : ۳۸

۵۳۔ القرآن الکریم، ۶ : ۱۷

۵۴۔ القرآن الکریم، ۱۱ : ۱۰۷

۵۵۔ القرآن الکریم، ۷ : ۴۷

معارف القرآن، ج ۱، ص ۲۷۶

۵۶۔ کتاب الفقہ، ج ۵، ص ۸۸۸

۵۷۔ تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۷۷ اللہ

۵۸۔ امام مالک بن انس، موطا امام مالک، مترجم، علامہ وحید الزماں، لاہور، ۱۴۲۰ھ، ص ۶۵۵

۵۹۔ شاہ ولی اللہ، حجۃ اللہ البالغہ، مترجم، محمد عبدالحق حقانی، دارالاشاعت، کراچی، ۱۹۸۱ء ج ۲، ص ۱۱۵

۶۰۔ تفہیم البخاری، ج ۳، ص ۳۰۳

۶۱۔ ایضاً، ص ۳۰۵

۶۲۔ القرآن الکریم، ۲۰: ۶۹

۶۳۔ القرآن الکریم، ۱۰: ۷۷

۶۴۔ بائبل، برطانیہ، ۱۹۸۵ء، کتاب استثناء، باب ۱۸، آیت ۱۰ تا ۱۲، ص ۱۸۴

۶۵۔ رسائل ومسائل، ج دوم، ص ۶۸

۶۶۔ القرآن الکریم،

۶۷۔ علامہ مولانا غلام رسول سعیدی، مقالات سعیدی، فرید بک سٹال، لاہور، ۸۲، ص ۲۹۹

۶۸۔ عفیف عبد الفتاح، طبارہ، روح الدین الاسلامی، مترجم، سید ابو الحسن برنی، مکتبۃ الھدی، کراچی، (ت۔ن)، ص ۱۰۵۰

۶۹۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع، فتاوی دار العلوم دیوبند، دار الاشاعت، کراچی ۱۹۷۷ ج ۲، ص ۲۳۶

۷۰۔ ایضاً، ص ۲۳۷

۷۱۔ شیخ احمد بن حجر، تطہیر الجتمعات، مترجم، مولانا نصیر احمد ملی، مکتبہ قدوسیہ، لاہور، ۱۹۸۸ء ص ۱۳۴

۷۲۔ ایضاً، ۱۳۷

۷۳۔ حجۃ اللہ البالغہ، ج ۲، ص ۵۸۲